پبلک خدمات کا تیسرا نمبر

بچوں کے اخلاق - آداب

تعلیم وتربیت وطرز معاشرت کیلئے

اس مفید رسالہ کو

منشی عبد الرحمن شفق

امرتسری

نے

بغرض اصلاح

انسان

اور اُس کے

فرائض

ملک عبد العزیز

مینیجر پبلک بکڈپو

اینڈ سٹیشنری سٹور

بازار مائی سیوان امرتسر

جنوری ۱۹۱۱ء میں لکھا

اور

مجددی پریس میں

چھپکر شایع ہوا -

پبلک بکڈپو سٹیشنری سٹور بازار مائی سیوا امرتسر

اس بکڈپو کی نسبت کچھہ زیادہ جتلانے کی ضرورت نہین صرف ایکدفعہ کی ایک
کتاب طلب فرمانے پر ساری کیفیت معلوم ہوسکتی ہے۔

(۱) قیمت مناسب۔ قریباً لاگت سے خریدارون سے لی جاتی ہے
(۲) ردی اور رذیل کتابین واہیات اور خرافات قصے اس دوکان سے نہین ملسکتے
(۳) منتخب اور مفید علمی۔ اخلاقی۔ ادبی کتابین منگا سکینگے جنکی مختصر فہرست
اخیر کے صفحہ پر دیجاتی ہے۔ ملاحظہ فرماکر جس کتاب کی ضرورت ہو۔ ایک کارڈ
لکھکر بذریعہ ویلیو طلب فرماوین مفصل فہرست طلب فرمانے پر ۱ ٹکٹ آنہ کا اپنی
گرہ سے لگاکر مفت بھیجی جاتی ہے۔

ضرورت ہے ۔ کہ لکھنے پڑھنے کیلئے آپکو یا آپکے بچونکو سٹیشنری کی
ضرورت رہتی ہو ہمارے سٹیشنری اسٹور سے ہر ایک قسم کی سٹیشنری۔ ہولڈر پنسل
نب۔ چاقو۔ قلم۔ دوات۔ سلیٹ۔ ہر ایک نقشہ کشی کا سامان۔ کاغذ۔ سادے
کارڈ۔ لفافے اور کاغذ خطوط وغیرہ وغیرہ ملتے ہین۔ قیمتین نہایت کم رکھی گئی
ہے ایکدفعہ ہمارا اعتبار کرکے آزمائیے تاکہ بعد ملاحظہ دریافت آپ خود سے
ہمیشہ مشکور فرمایا کریں۔

المشتہر
خاکسار عبدالعزیز منیجر سٹیشنری سٹور اینڈ پبلک بکڈپو بازار مائی سیوان امرتسر

التماسِ مصنّف

پبلک خدمات کا یہ تیسرا نمبر "انسان اور اُس کے فرائض"
پیش نظر کرنے مین مجھ سے واقعی تاخیر ہوگئی ہے جسکے لئے ناظرین
سے معافی کی استدعا ہے۔ اس نمبر مین جو کچھ لکھا گیا ہے بلا قید
مذاہب قلمبند کیا گیا ہے۔ تاکہ مذہبی لاگ ناظرین کو ناگوار نہ گذرے
اس سے کہین یہ نہ سمجھا جاوے کہ خاکسار مصنف کسی مذہب کا ہی
پابند نہین۔ نہین ہرگز نہین ایسا طریقہ صرف اسلئے اختیار کیا گیا ہے
کہ ہر ایک انسان کیخدمت اُسکی منشا کے مطابق ادا ہو۔ مشکل فقرات
عربی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ ہندی الفاظ سے قطع نظر کرکے سہل اور
آسان عبارت کو عمداً زیر نظر رکھا گیا ہے۔ اُمید کہ نکتہ سنج اصحاب
رسالہ ہذا کی سادہ عبارت پر نکتہ چینی سے درگذر فرما کر خاکسار کو
مرہون منت فرماوینگے۔

عبد الرحمن ـ امرتسر مورخہ یکم نومبر ۱۹۱۰ء

عرضِ مدعا

میرے خیال نے میری رہبری کرتے وقت مجھے اس تشویش مین ڈالدیا تھا کہ اس منتخب مضمون "انسان اور اُس کے فرائض کو" ایک تجربہ کار اور عمر رسیدہ و بالیاقت شخص جس وضاحت سے لکھہ سکیگا شاید مین ایسا نہ لکھہ سکون لیکن یہ بے سود وسواس تھا جو میرے کام مین مخل ہوتا تھا۔ کیونکہ نتیجہ فکر نے مجھے ساتھ ہی اُسکے سمجھا دیا کہ تجربہ اگرچہ آزمائے ہوئے کامون کا عطر ہوتا ہے۔ مگر جس کی طبیعت مین ہی ایسے خیالات کا ہجوم ہو جس کی فطرت مین ہی ایسے اصول ودیعت ہون جس کے دل مین ہی ایسے جذبات ہون جس سے مضمون زیر بحث کو خاص مناسبت ہو۔ پھر اُس سے تجربہ کی کیا نسبت ؟ جب دل کی اس اندرونی بحث نے میرے ارادہ کو استقلال کی صورت بخشی تو پھر مین نے اپنے منتشر اور ٹوٹے پھوٹے خیالات کو سمیٹنا شروع کر دیا۔ جسے آج آپ ایک رسالہ کیصورت مین دیکھتے ہین اور مجھے آپکے زیر نظر اس کے پیش کرنے کا فخر حاصل ہے اب میری دلی خواہش یہ ہے کہ آپ میرے یہ خیالات اپنے دل مین جانچین اور انپر آزادی کے ساتھ اپنی رائے

قایم کرین - ممکن ہے کہ مینے وعدو کا کہا یا ہو - مگر مین نہین چاہتا کہ آپ کو دہو کا

دون - اگر آپ مجھے سچائی پر سمجہین تو مین نہایت ادب سے التماس

کرتا ہون کہ اپنے فعلون کو درست کرکے سب مجھے مشکور فرمائین -

وگرنہ راستی کو جانکر پھر اپنے فعلون کا اُس کے مطابق تدارک نہ کرنا

یہ ایک ایسا جرم ہے جس کو دنیا اور آخرت دونون مین یکسان

قابل ملامت گروانا گیا ہے -

ختم

مصنّف

انسان اور اُس کی فطرت

غور سے دیکھا جاوے تو انسان اور حیوان ہین صرف سمجھہ
فکر اور خیال کا فرق ہے۔ جس سے وہ اپنے مالک اور آقا
کے فرائیض کو پہچانتا ہے۔ وگرنہ انسان اور حیوان ہین چنداں فرق
نہین۔ انسان جس طرح کھاتا ہے۔ سوتا ہے۔ حیوانات بھی
ویسے ہی کرتے ہین لیکن فکر اور خیال جو ہم ہین پیدا کیا گیا ہے۔
اس ہین اور اُس کے استعمال کرنے ہین یہ بھید ہے کہ اپنے
بانی اور اُس کے قانون قدرت پر غور اور فکر کی جاوے
اس ہین کچھ شک نہین کہ ہر ایک انسان کی عقل اپنی فطرت
کی تہہ تک پہنچنے سے قاصر ہے لیکن جسقدر بھی کسی سوچنے
والے کی سمجھ اُس کی رہبری کر سکتی ہے۔ اُسے تمام دنیا اور
اس کی موجودات ایسی ترتیب اور ایسی مناسبت اور انتظام
سے پائی جائینگی جس سے یقین کرنا پڑتا ہے کہ یہ سب
چیزین آپ ہی آپ ایسی عمدگی سے نہین بن سکتین۔ ضرور ہے
کہ انکو کسی بڑے کاریگر نے سمجھہ بوجھہ کر بنایا ہے۔ جب اپنے جسم

اور دیگر موجودات عالم پر کسی بنانے والے کا دل میں یقین ہوا تو پیدا شدہ چیزون کی ہستی نشو و نما - سیر تون - تاثیرون پر خیال دوڑتا ہے کہ اسکا قایم رکھنے والا اور محافظ کون ہے - اِلمین یہ خاصیتین اور تاثیرین کس نے رکھی ہیں - اس اندرونی اور پوشیدہ قوت کے اقرار سے اپنا خیال پھر اور بھی پختہ ہو جائیگا کہ ہر ایک پیدا شدہ اور پیدا ہونے والی چیز کا مالک کوئی ضرور ہے - جب یہ بات ٹھیک طور پر پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی تو پھر قیاس کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک پیدا شدہ چیز بغیر ضرورت پیدا کرنے والے نے پیدا نہین کی کیونکہ ہم کسی چیز کو بیکار نہین دیکھتے - ہر ایک چیز کسی نہ کسی طرح دنیا مین استعمال مین آہی جاتی ہے - اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان بھی بلا وجہ پیدا نہین کیا گیا اس لئے اب ہم نے یہ سوچا ہے کہ انسان کے پیدا کرنے مین اسکی زندگی کا صحیح مقصد کیا ہے -

انسان کی زندگی کا اصلی مقصد

اپنے مطلب کے لئے اپنی زندگی کا مقصد خواہ کوئی کسیطرح بیان کرے ہمین اس سے کچھ بحث نہین - یہان ایک عام فہم

مثال پیش کیجاتی ہے جس مین دو باتین یاد رکھنے کے قابل ہین۔
اور وہی انسان کی زندگی کا اصلی مقصد ہین۔ آپ جانتے ہونگے
کہ لفظ انسان اُنس سے مرکب ہے۔ اور اُنس کے معنے۔
محبت۔ خیر خواہی۔ رفاقت ہمدردی وغیرہ ہین۔ یہی لفظ
ہماری پہچان و ہماری تعریف مین عامہ خلایق مین زبان زد ہی
اور ہمکو بھی یہ لفظ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اسکی تشریح کی کچھہ
اور بھی ضرورت ہے یہ تو سبھی جانتے ہین کہ اکثر نام عادات اور
خصلت کے لحاظ سے پکارے جاتے ہین یعنی جونسا کام
اور جو خصلت کسی کی ہو۔ مثلاً بخل کی خصلت سے بخیل اور سخاوت
کے لحاظ سے سخی وغیرہ وغیرہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ انس کے
لحاظ سے ہمکو انسان کہا گیا ہے۔ پس اس نام مین جب کہ یہ تقاضا
رکہا گیا ہے۔ اور شروع سے آجتک برابر یہ تقاضا چلا آتا ہے
بلکہ جب تک دنیا قایم ہے اس نام کا تقاضا رہیگا۔ تو ہمارے
لئے لازم ہے کہ ہمسے وہی کام سرزد ہون جس کا نام ہم نے
پایا ہے۔ یا یون کہ جس کام کے لئے ہم موزون سمجھے
گئے ہین۔ یعنی انس۔ محبت۔ خیر خواہی۔ رفاقت۔ ہمدردی کے
لئے اور یہ ہر ایک انسان سے کیجاوے خواہ وہ کوئی ہو۔ اگر ایسا

نہ کیا جاوے تو وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں کیونکہ جو چیز
جس کام اور جس خصوصیت کی نہیں ہوتی تو اُسے اس نام سے
بھی پکارا نہیں جاتا۔ اور جو اشیاء جس کام کے لئے ہوں اور
اُن سے اگر وہ کام نہ ہو سکیں تو انہیں بیکار سمجھ کر پھینکدیا جاتا ہے
اسی طرح ہر انسان جب تک ہر ایک انسان سے محبت۔ رفاقت
ہمدردی نہ کرے وہ کسی کام کا نہیں اُس کی ایسی حالت نہ فقط
اُس کے اپنے لئے قابل نفرت ہے بلکہ اُسے پیدا کرنے
والا خدا یا پرمیشور بھی اس کو اپنی رحمت اور شفقت سے دور
رکھتا ہے۔ دوسری بات تو بالکل سیدھی ہے۔ کہ جو نوکر اپنے
آقا کا کہنا نہ مانے اسکا آقا ہمیشہ اُسپر ناراض رہتا ہے اور اوسے
اپنے پاس سے دور رکھتا ہے۔ اس لئے ہم کو سوچنا چاہیے
کہ جس کام کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں اور جو خدا کا حکم ہے
وہ کریں تاکہ ہم پر بُرائی کا الزام نہ آوے۔

قدرتی تعلقات سے رفاقت اور ہمدردی کا سبق

یوں تو دنیا میں انسان کے کئی ایک تعلقات ہیں۔ لیکن
دو زبردست تعلق قدرتی ہیں۔ اُن سے نہ تو دنیادار انسان ہی

چھوٹے ہوئے ہین اور نہ دنیا سے کنارہ کش فقرا ہی مبرا ہین -
یہ قدرت کے دو تعلق ہر ایک انسان کو ہمدردی اور رفاقت کا
سبق روزانہ مشاہدے مین دے رہے ہین - مگر افسوس ہے
کہ ہم اس سبق کو یاد کرنے سے پہلے ہی بھول جاتے ہین - اگرچہ
یہان ان دو تعلقات کا فقط نام ظاہر کرنے سے ہی کسی کو انکار
نہین ہو سکتا لیکن کسیقدر توضیح لازمی ہے -

پیدائش اور موت

ہر ایک انسان کے لئے دو تعلقات پیدائش اور موت
قدرتی ہین اور یہ قدرت کے دو عمدہ راز انسان کے لئے
ہمدردی ورفاقت کے دو کامل نمونے ہین - اوّل انسان
کی پیدائش مین انسانی امداد - وہ یہ کہ بغیر مان باپ کی مدد کے
ہم پیدا نہین ہوئے - وگرنہ ہمارے خالق کے لئے یہ امر کچھ
مشکل نہ تھا کہ ہم کو بھی دوسری بیجان چیزون کیطرح بغیر مان باپ
کی مدد کے پیدا کرتا - مگر نہین ہماری پیدائش مین کسی اور کی رفاقت
رکھی گئی تاکہ ہم بھی کسی کی رفاقت کا سبق حاصل کرین - زان بعد
انسانیت کے درجہ تک ہمارے مان باپ نے اپنی محنت سے

ہماری پرورش کی ہم پڑھے لکھے اور پھر بڑی مشکل سے ہماری سرپرست
یا ماں باپ نے ہم کو انسان بنایا۔ گویا ہم بخود کچھ نہ کر سکے۔

دیگر

پھر ایک دن ایسا ہوا کہ ہمارے والدین یا ہمارے سرپرست
جنہوں نے ہماری رفاقت کر کے ہمکو انسانیت کے درجہ تک پہنچایا تھا
وہ واعی اجل ہوئے۔ لیکن اُسوقت وہ اپنی رفاقت آپ نہ کر سکے
اُن کی بے جان لاشوں کو ہم نے اپنے زندہ جسم پر اٹھایا جو ایک
روز ہم کو اپنے کندھوں پر کھلاتے تھے۔ آخرش کفن پہنا کر انہیں دفن
کرنا یا جلانا پڑا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ جنہوں نے ایک دن ہماری
مدد کی تھی۔ اُن کے لئے ہماری مدد بھی ایک روز لازمی تھی۔ چونکہ
ایسا کرنے میں ہم قدرتی تعلقات سے دونوں طرف مجبور تھے ورنہ
شائد ایسا نہ ہوتا اور ہم بھی ایسا نہ کرتے۔ پس ان دو تعلقات سے
ظاہر ہوگیا کہ ہمارے لئے یہ روزانہ مشاہدہ ایک دوسرے
کی مدد۔ رفاقت۔ ہمدردی۔ وغیرہ کا سبق دیتا ہے لیکن ہمارے
دماغ میں اُسکا اثر تک نہیں ہوتا کہ ہم دل سے انسانی فرائض میں
حصہ لیں۔ چاہیئے کہ ہر ایک انسان انسانی فرائض سمجھے۔ اور اُنپر

دل سے عمل کرے۔

ہمدردی کسے کہتے ہیں

کسی کے درد میں بلا کسی غرض و غایت کے سچے دل سے شریک ہونا ہمدردی کے اصلی معنے ہیں۔ اس بات کے کہنے اور کرنے میں بڑا بھاری فرق ہے۔ اس لئے سو میں ایک شخص بھی مشکل سے ہوگا۔ جس کے دل میں کسی امداد کا درد سما جائے ہر ایک ہمدردی کا دم بھرتے ہیں لیکن جو نسا دل کسی اور کے درد کو محسوس کرلے۔ وہی زندہ دل ہمدردی کے معزز خطاب کا مستحق ہے۔ ہر ایک تکلیف میں بلا عوض معاوضہ مصیبت زدہ کی امداد ہر ایک انسان کے لئے انسانی فرض ہے۔ ڈوبتے کو بچانا۔ آگ میں جلتا دیکھکر کسی کو نکالنا۔ بُرے عیوب سے کسی کو نصیحتاً آگاہ کرنا۔ فکر معاش میں کسی کی مدد کرنا۔ بیماری میں کسی کی خبرگیری کرنا۔ مسافت میں مسافر کی ضروریات بہم پہنچانا۔ کسی کے نفع و نقصان پر حسد نہ کرنا وغیرہ وغیرہ ہمدردانہ اصول ہیں۔ اور ان پر عمل کرنے سے ہر ایک انسان ہمدرد کہلا سکتا ہے۔

احسان مندی یا شکریہ

جس کسی سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچے اُس کا سچا شکریہ یہ ہے
کہ اُسے کبھی فراموش نہ کیا جاوے۔ ناممکن ہے کہ محسن کا عوض
احسان مند اتار سکے لیکن دانائی یہ ہے کہ اپنے آپ کو بھی محسن
بنایا جاوے۔ جن کی جانب سے آرام میسر ہو۔ اپنی طرف سے
اُنہیں بھی آرام دینا چاہیے۔ مثلاً جو اپنے عیال اطفال سے
آرام ملے اُس کے معاوضہ میں اُن کو آرام دینا۔ اُن کی ہر ایک
ضروریات حتی الوسع بہم پہنچانا اُس آرام کا سچا شکریہ ہے۔ یہ بات
ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ لفظی اور تحریری شکریہ کی اصلیت بہت
جلد معدوم ہو جاتی ہے۔ لیکن عملی شکریہ مضبوط رشتہ قائم کر دیتا ہے
کسی ایک کی بھلائی کو یاد رکھنا اور اُس کا عملاً شکریہ ادا کرنا انسانی
فرض ہے۔

دنیاوی تعلقات

دنیا میں رہنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہر دلعزیزی
ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو ہر دلعزیز بنا

دن اطمینان سے گذرتے ہین۔ حکیم ارسطو کا قول ہے کہ "حسن اخلاق سے زندگی آرام سے بسر ہوتی ہے۔ نرم کلام سے دلون مین محبت بڑھتی اور مقام پکڑتی ہے۔ اور لوگون کے دل خدمتگذاری پر آمادہ ہو جاتے ہین"۔ اس مین کچھ شک نہین کہ سخت گیری اور سخت کلامی سے عزت حاصل نہین ہو سکتی۔ آپ اگر امیر ہین تو آپ کو چاہیئے کہ اپنے غریب بھائیون سے نرم برتاؤ کرین۔ آپ اگر افسر ہین تو اپنے ماتحتون سے آسانی سے کام لین۔ غربا کی دستگیری باعث عز و وقار ہے۔ جاہل اور بے وقوف شخص سے ہاتھ ملانا باعث ندامت ہے۔ دنیا مین بیکار ہرگز نہین رہنا چاہیئے۔ جو لوگ بے کاری کی حالت مین رہتے ہین۔ انہین کو آوارہ کہا جاتا ہے۔ اس آوارگی سے عزت حرمت۔ ثروت کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ مزید بران بدمعاش کا برا نقطہ بھی ایسے ہی لوگون پر آخرش عائد ہوتا ہے۔ دیگر بے کار رہنے سے سستی۔ اور کاہلی کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کے لئے یہ لازمی امر ہے کہ کچھ نہ کچھ کرے۔ غریبون کو اپنا پیٹ پالنے کے لئے کوئی نہ کوئی محنت مزدوری تو مجبوراً کرنی ہی پڑتی ہے لیکن

ایسے امیرون کو جن کے پاس اپنے کھانے اور عیش و عشرت کے سوا دیگر اخراجات کے لئے بھی کافی سرمایہ موجود ہے ۔ انہین بھی کوئی نہ کوئی بیوپار کرنا ہی چاہئے جس سے دولت اور عزت کی اور بھی ترقی ہو اور غریبون کی امداد - انکے پیشہ یا ملازمت کے ذریعہ سے ہو سکے ۔ یہ بھی ایک اہم ہمدردی ہے کہ آپ کی دولت سے غریب لوگ آپ کا کام بھی کرین ۔ اور اس کے ذریعہ اُنکی دستگیری بھی ہو ۔ لیکن اپنی ترقی دولت مین اس قدر بھی محو نہین ہونا چاہئے کہ دوسرے بھائیون کے فکر معاش کی کوشش یا اُن کی ترقی دولت کا حسد دلون مین پیدا ہو جائے یا اپنے آشناؤن ۔ دوستون ۔ غریبون ۔ بے کسون کی امداد ہی بھول جائے ۔ خدا کا تعلق اور اُس کی دی ہوئی نعمتون کو ہمیشہ زیر نظر رکھکر اُسکا شکریہ ادا کرنا چاہئیے ۔ اُس کی عبادت اور اُس کے احکام دل مین جاگزین ہونے چاہئین ۔ کسی ایک انسان کے مرنے ۔ جینے مین اُس کا ساتھ دینا اپنے آپ کا ساتھ دینا ہے کسی کے اڑے وقت مین کسی کی امداد کرنی خدا کی دی ہوئی عنایات کا اسکا شکریہ ہے ۔

ان امورات پر کاربند رہنے سے ہر دلعزیزی حاصل ہوتی ہے۔ اور زندگانی کے چند برس مین ہر دلعزیزی کو حاصل کرنا آئندہ کے لئے بہشت کی خوشخبری ہے۔

کانشنس کی معلومات

ہر ایک کام کرنے یا کرانے والا۔ اور ہر ایک ملازم یا آقا اپنے کام مین بدنیتی کرنے لگے۔ تو ضرور ہے کہ اُس کا دل اس بدنیتی اور دغا و فریب پر ملامت کرے گا دل کی اس پہلی ہی ملامت سے اگر اُس کی نیت درست ہو جاوے تو زہے قسمت وگرنہ کانشنس مین اس ملامت ہونے کا مادہ ہی زائل ہو جاتا ہے۔ ازان بعد کسی ایک برائی کی ملامت دل مین اگر پیدا بھی ہوئی ہے۔ تو اُس کا اثر بھی نہین ہوتا۔ خوش قسمت ہین وہ لوگ جو اپنی کانشنس کی ملامت سے پہلی ہی دفعہ اپنے برے ارادون سے احتراز کر لیتے ہین۔ یہ بھی ایک قدرتی تعلق ہے۔ جس کا ماننا انسانی فرض ہے۔ جو اس فرض کو باوجود اپنے دل کی گواہی کے بھی نہین مانتے وہ اپنے فرائض سے جان بوجھ کر پہلو تہی

کرتے ہین جن کا خمیازہ ایک دن ضرور اُن کو بھگتنا پڑتا ہے

یہ کیا ہی اُن کی بے وقوفی ہے کہ جو اپنے بُرے افعال

کا الزام قسمت پر دھرتے ہین ۔ ہر ایک انسان کا فرض

ہے کہ اپنی کانشنس کی معلومات پر کاربند ہو۔ اور اُس کے

برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ اس طرز عمل سے پھر انسان

کو کوئی نقصان اگر پہنچے تو ایسا الزام البتہ قسمت پر عاید

ہوسکتا ہے۔ وگرنہ جب کہ صریحاً ایک بُری بات کو ہمارا دل

ملامت کر رہا ہے کہ اس سے یہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ

ہے۔ تو اُس نقصان کو قسمت کے سر تھوپنے

سے اپنی قسمت پہ الزام نہین آسکتا مثلاً چور کے

دل مین یہ خیال ضرور ہوتا ہے کہ مین یہ بُرا کام کر رہا ہون

کیونکہ اُس سے جس قدر ہوسکتا ہے۔ اپنا کام پوشیدگی

مین کرتا ہے۔ اگر اُس کے دل مین اپنی بُرائی کا خیال نہ ہوتا

تو وہ اپنا کام چھپ کر کیون کرتا۔ پس جب وہ اپنے بُرے

افعال کی بدولت سزا پاوے۔ تو اُس کی قسمت پر رونا سراسر

غلطی ہے۔ علیٰ ہذا ہر ایک بُرے کام کی بھی تمثیل ہے جس

ہر ایک انسان کا ضمیر ملامت کر کے اپنا قدرتی فرض ادا کر رہا ہے

وفاداری

اپنے فرض منصبی کو ایمانداری سے ادا کرنا اپنے مالک کے حکم کی تعمیل مین اپنی تکالیف کی پرواہ نہ کرنی ۔ گردش زمانہ اور تنگی وقت مین کسی مربی کا ساتھ دینا وغیرہ وغیرہ وفاداری ہے ۔ جو سچے دل سے ایسا کرتے ہین وہی لوگ وفادار ہین ۔ اور وفاداری انسان کے لئے ایک بیبہا عزت ہے ۔ اس لئے چاہیئے کہ اس انمول موتی کو مفت مین حاصل کیا جاوے ۔

ایفائے وعدہ

کسی سے وعدہ کرکے اس کا پورا نہ کرنا انسانیت نہین دانا‌ؤن کا قول ہے کہ وعدہ کرنے سے پہلے اُس کا نتیجہ سوچ لینا چاہیئے ۔ جیسے کوئی کام کرنے سے پہلے اُس کا نتیجہ سوچنا لازمی ہے ۔ جس بات کا پورا ہونا آپ سے ناممکن ہو

یا اس وقت پورا نہ ہو سکتا ہو۔ اُس کا وعدہ کسی سے ہرگز مت کرین۔ یہ بہت ہی اچھا ہے کہ ایسا وعدہ ہی نہ کیا جائے۔ جس مین شبہ ہو۔ ایسا وعدہ کرنے سے انکار بہتر ہے۔ وعدہ کرانے والون کو بھی مجبور اگسی سے وعدہ لینا باعث نقصان ہے۔ مثال کے طور پر کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی ملازمت یا قرض کی نسبت کسی صاحب کے پاس حاضر ہو۔ اگر اُس کو صاف لفظون مین یہ سنا دیا جاوے کہ میرے پاس ملازمت کے لئے کوئی جگہ خالی نہین یا مین آپ کو روپیہ نہین دے سکتا تو اس جواب سے سائل کوئی اور وسیلہ سوچ لے گا۔ اگر سائل نے اپنی ملازمت کے لئے یا قرض کے لئے اس صاحب کو مجبور کیا۔ یا وہی صاحب جن کے پاس سائل نے سوال کیا ہو۔ ظاہر مین اگر وعدہ کرے اور بعد مین پورا نہ ہو تو کیسے ایسے وعدہ اور اس طرح کا وعدہ لینے والے کو کس قدر رنجیدگی ہوگی اس لئے وعدہ کرنے سے قبل اس کا ایفاء سوچ لینا چاہئیے۔

مذہب

مذہب انسانی زندگی کا ایک بے خوف راستہ ہے
جس پر چل کر ہر ایک انسان کئی ایک صعوبتوں سے بچتا ہوا
بآسانی گذر سکتا ہے۔ جو لوگ کسی طریق کو بھی انسب نہ خیال
کر کے کسی مذہب کے ہی پابند نہیں وہ دراصل زندگی کے صحیح
راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ مذاہب کی تفریق عقیدوں کا
اختلاف اگرچہ شروع سے ہی چلا آتا ہے لیکن انسانی زندگی
کی تکمیل کے لئے اس کے اعلیٰ مقاصد جو ہر ایک مذہب میں
مقرر ہیں ان میں کسی قسم کا اختلاف نہیں اور نہ آئندہ ہو سکے
گا۔ اخلاق۔ آداب۔ راستی۔ ہمدردی۔ انکساری
تواضع۔ وغیرہ وغیرہ کی تعلیم کس مذہب نے نہیں دی
زناکاری۔ چوری۔ شراب خواری۔ جھوٹ۔ دغا۔ ودیگر
عیوب کی ممانعت کس فرقہ نے نہیں کی۔ یہ عالمگیر اصول
ہر ایک مذہب میں ہیں اور ان کی اجازت و ممانعت ہر ایک
بانی مذہب نے قرار دی ہوئی ہے۔ مذہب کی تفریق۔

عقیدون کا اختلاف ۔ قومیت کا تعصب نظرانداز کر کے ہر ایک انسان کا فرض ہے ۔ کہ ان عالمگیر اصولات پر ضرور عامل ہو کیونکہ یہ احکام خدا یا پرآتما کے احکام ہین اس مین کسی شک و شبہ کی گنجایش نہین اگر یہ احکام خدا یا پرمیشور کے نہ ہوتے تو جملہ مذاہب مین اُن کی کیون تصدیق پائی جاتی آج تک کسی ایک قومی ریفارمر کو ان اصولات مین نہ فقط تبدیل کرنے کی طاقت ہوئی ۔ بلکہ اختلاف رائے کی جرأت بھی نہ کر سکے اور نہ آیندہ کر سکین گے ۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ مذہب ہر ایک انسان کے لئے دنیاوی زندگی کا ایک صحیح راستہ ہے ۔ جس مین خدا کے احکام شامل ہین ۔ چونکہ آجکل مذہب کا نام صرف بصورت امتیاز ہے جس کی وجہ سے بجائے اخوت ۔ ہمدردی کے تفرقہ اندازی کی وبا دن بدن پھیل رہی ہے جو لوگ یہ کہتے ہین کہ جب تک دنیا مین ایک ہی مذہب نہ ہو جائے تب تک صلح اور راستی پیدا ہونی ناممکن ہے ۔ لیکن اُن کا یہ خیال محض وہم پر مبنی ہے جبکہ کوئی بادشاہ اور شاہنشاہ تک اس خیال کو کامیابی کا جامہ نہ پہنا سکے تو آیندہ اس فرضی

خیال کی صورت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ اگر زمانہ حال مین تعلیم یافتہ اصحاب اپنے اپنے مذہبی احکامات کے پورے پورے واقف اور اُن پر کاربند ہو جاوین تو دنیا مین تعصب اور تفرقہ اندازی کا نام تک نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ کم از کم اپنے خدایا پرآتما کے احکامات یا دوسرے معنون مین اُن عالمگیر اصولات پر تو کاربند ہو جن کی تعلیم ہر ایک مذہب مین یکسان پائی جاتی ہے۔ اور جس پر چل کر ہر ایک انسان زندگی کے وہم اور خطرات سے نجات پاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک انسان سے بلا امتیاز مذاہب ہمدردی کرنا۔ کسی کے دکھ درد مین کسی کی مدد کرنا۔ صلح اور راستی کے لئے بلا مذہبی تعصب ہر ایک سے برادرانہ طور ملنا۔ زنا۔ چوری۔ شراب خواری۔ قمار بازی۔ جھوٹ۔ دغا۔ و دیگر عیوب کو ترک کرنا۔ یہ سب خدا کے احکام ہین اور یہی انسانی فرائض ہین۔

خلاصہ

یہ کہ اپنے مالک حقیقی کے ہونے اور اُس کی قدرت
کاملہ پر یقین کرنا۔ پیدائش اور موت سے اتحاد اور
اور اتفاق کا سبق حاصل کرنا۔ دنیاوی تعلقات مین
ہمدردی وغیرہ کا برتاؤ کرنا۔ محسن کا شکریہ دل سے
ادا کرنا۔ مذہبی تعصب کو نظر انداز کرکے عالمگیر اصولات
کی پابندی رکھنا وغیرہ وغیرہ یہ سب انسانی فرائض ہین۔
ان اصولات پر چلنے سے نہ فقط دنیا مین ممتاز ہونے کی
توقع ہوسکتی ہے۔ بلکہ اپنے دین یا خدا کے احکامات کی
تعمیل کا فخر بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ اصول جن کی ہر ایک
مذہب مین تائید ہے مختصر طور اختراع کئے گئے ہین۔ جن پر
عمل کرنا شیوۂ انسانیت ہے۔ جو ان اصولات پر عمل
نہین کرتے وہ خواہ اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم سے بھی فارغ ہون

لیکن دیوی سوسائیٹی مین اُن کی اصلی قدر و منزلت نہین ہوسکتی آزادی - خوش مزاجی - وضع داری وغیرہ کے ساتھ ان اصولات کی پابندی اگر کیجاوے تو اُس پر طعن و تشنیع اور ملامت کا حرف نہین آسکتا - اُن کے علاوہ اور اتباع مذہب زہد اتقا - جہان تک ہوسکے ہر ایک انسان کے لئے مبارک ہی

تمام شد

لائقہ خدمات

اپنے خریداروں کے لئے خصوصاً جملہ تعلیم یافتہ اصحاب کی سہولت کے لئے عموماً ہم نے ایک کمیشن ایجنسی قائم کی ہے۔ امرتسر کی ہر ایک مشہور اشیاء خواہ وہ کسی قسم کی ہوں صرف ۲ر فی روپیہ کمیشن پر بذریعہ ویلیو پی ایبل نہائت ایمانداری سے اور با حتیاط روانہ ہوسکیں گی۔ ۵ روپے سے زیادہ کی خرید کیلئے چوتھائی قیمت آرڈر کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ علاوہ اس کے دریافت شدہ امورات کی نسبت اُن کے جوابات اور آپ کی دیگر لائقہ خدمات ایجنسی ہذا مفت کرنے کو ہر وقت تیار ہے۔ بلکہ خط و کتابت کا خرچ بھی اپنی گرہ سے کرے گی۔

المشتہر

خاکسار منیجر پبلک بکڈپو اینڈ سٹیشنری سٹور

بازار مائی سیوان امرتسر